# تفسیر

# احسن البیان (اردو)

(صحیح احادیث کی روشنی میں)

تفسیر

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

ترجمہ مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ

اِس قرآنِ کریم مع ترجمہ وتفسیر کی طباعت کے حکم دینے کا شرف فرمانروائے مملکتِ سعودی عرب خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن
عبدالعزیز آل سعود کو حاصل ہوا۔

تشرف بالأمر بطباعة هذا المصحف الشريف وترجمة معانيه
خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبد العزيز آل سعود
ملك المملكة العربية السعودية

هٰذا المُصْحَفُ الشَّرِيفُ وَتَرجَمَةُ مَعَانِيهِ

هَدِيَّةٌ مِن خَادِمِ الحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ المَلِكِ فَهْدِ بْنِ عَبْدِ العَزِيزِ آل سُعُود

تُوَزَّع مَجَّانًا

# القرآن الكريم

وَتَرجَمَةُ مَعَانِيهِ وَتَفسِيره

إِلى اللّغَةِ الأُردِيَّةِ

مُجَمَّعُ المَلِكِ فَهد لِطِبَاعَةِ المُصْحَفِ الشَّرِيف

یہ قرآن شریف مع ترجمہ و تفسیر خادم حرمین شریفین
شاہ فہد بن عبد العزیز آل سعود کی طرف سے ہدیہ ہے

مفت تقسیم کے لئے

# قرآن کریم

## مع اردو ترجمہ و تفسیر

شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

# مقدمة

بقلم معالي الشيخ : صالح بن عبدالعزيز بن محمد آل الشيخ
وزير الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد
المشرف العام على المجمع

الحمد لله رب العالمين ، القائل في كتابه الكريم :
﴿ ... قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ وَكِتَٰبٌ مُّبِينٌ ﴾ .
والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين ، نبينا محمد ، القائل :
(( خيركم من تعلم القرآن وعلّمه )) .
أما بعد :

فإنفاذاً لتوجيهات خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبدالعزيز آل سعود ، حفظه الله ، بالعناية بكتاب الله ، والعمل على تيسير نشره ، وتوزيعه بين المسلمين في مشارق الأرض ومغاربها ، وتفسيره ، وترجمة معانيه إلى مختلف لغات العالم .

وإيماناً من وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد بالمملكة العربية السعودية ، بأهمية ترجمة معاني القرآن الكريم ، إلى جميع لغات العالم المهمة ، تسهيلاً لفهمه على المسلمين الناطقين بغير العربية ، وتحقيقاً للبلاغ المأمور به في قوله ﷺ : (( بلّغوا عنّي ولو آية )) .

وخدمة لإخواننا الناطقين باللغة الأردية ، يطيب لمجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف بالمدينة المنورة ، أن يقدم للقارئ الكريم هذه الترجمة الأردية ، التي قام بها فضيلة الشيخ محمد الجوناكرهي . مع تفسير فضيلة الشيخ صلاح الدين يوسف . وراجعها من قبل المجمع كل من فضيلة الشيخين د. وصي الله بن محمد عباس و د. أختر جمال لقمان .

ونحمد الله سبحانه وتعالى أن وفق لإنجاز هذا العمل العظيم ، الذي نرجو أن يكون خالصاً لوجهه الكريم ، وأن ينفع به الناس .

إننا لندرك أن ترجمة معاني القرآن الكريم ، مهما بلغت دقتها ستكون قاصرة عن أداء المعاني العظيمة التي يدل عليها النص القرآني المعجز ، وأن المعاني التي تؤديها الترجمة إنما هي حصيلة ما بلغه علم المترجم في فهم كتاب الله الكريم ، وأنه يعتريها ما يعتري عمل البشر كلّه من خطإ ونقص .

ومن ثم نرجو من كل قارئ لهذه الترجمة أن يوافي مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف بالمدينة النبوية، بما قد يجده فيها من خطإ أو نقص أو زيادة، للإفادة من الاستدراكات في الطبعات القادمة إن شاء الله .

والله الموفق ، وهو الهادي إلى سواء السبيل ، اللهم تقبل منا إنك أنت السميع العليم.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

# مقدمہ


از قلم معالی الشیخ صالح بن عبدالعزیز بن محمد آل الشیخ

وزیر اسلامی امور اوقاف اور دعوت وارشاد

نگران اعلیٰ مجمع الملک فہد


الحمد لله رب العالمين، القائل في كتابه الكريم ﴿ قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ مُّبِينٞ ﴾ والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، نبينا محمد القائل: « خيركم من تعلّم القرآن وعلّمه ». أما بعد:

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود حفظہ اللہ نے کتاب الٰہی کی خدمت کے سلسلہ میں جو ہدایات دی ہیں ان میں قرآن مجید کی طباعت' وسیع پیانے پر مسلمانان عالم میں اس کی تقسیم کے اہتمام اور دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ و تفسیر کی اشاعت پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے۔

"وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد" کی نظر میں عربی زبان سے ناواقف مسلمانوں کے لئے قرآن فہمی کی راہ ہموار کرنے اور تبلیغ کی اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی :"بلغوا عني ولو آية" " (میری جانب سے لوگوں تک پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو) میں بیان کی گئی ہے' دنیا کی تمام اہم زبانوں میں قرآن مجید کے مطالب کو منتقل کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔

خادم الحرمین الشریفین کی انہی ہدایات اور وزارت برائے اسلامی امور کے اسی احساس کے پیش نظر "مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف بالمدينة المنورة " اردو داں قارئین کے استفادہ کے لئے قرآن مجید کا یہ اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

یہ ترجمہ مولانا محمد جوناگڑھی کے قلم سے ہے اور تفسیری حواشی مولانا صلاح الدین یوسف کے تحریر کردہ ہیں۔ مجمع کی جانب سے نظر ثانی کا کام ڈاکٹر وصی اللہ بن محمد عباس اور ڈاکٹر اختر جمال لقمان ہر دو حضرات نے انجام دیا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اس عظیم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق دی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ خدمت قبول فرمائے اور لوگوں کے لئے اسے نفع بخش بنائے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا کوئی بھی ترجمہ خواہ کیسی ہی دقت نظر سے انجام پایا ہو' ان عظیم معانی کو کما حقہ ادا کرنے سے بہرحال قاصر رہے گا جو اس معجزانہ متن کے عربی مدلولات ہیں۔ نیز یہ کہ ترجمہ میں جن مطالب کو پیش کیا جاتا ہے وہ دراصل مترجم کی قرآن فہمی کا ماحصل ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر انسانی کوشش کی طرح ترجمۂ قرآن میں بھی غلطی' کوتاہی اور نقص کا امکان باقی رہتا ہے۔

اس بنا پر قارئین سے ہماری درخواست ہے کہ انھیں اس ترجمہ میں کسی مقام پر کوئی فروگذاشت نظر آئے تو "مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف بالمدينة النبوية " کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں ان استدراکات سے فائدہ اٹھایا جاسکے، والله الموفق' وهو الهادي إلى سواء السبيل.

اللهم تقبل منا إنك أنت السميع العليم.

## سُوْرَةُ الفَاتِحَةِ

سورۂ فاتحہ[1] مکی ہے،[2] اس میں سات آیتیں ہیں۔[3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔[4] (١)

---

(١) سورۃ الفاتحہ قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت ہے، جس کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ فاتحہ کے معنی آغاز اور ابتداء کے ہیں، اس لیے اسے اَلْفَاتِحَةُ یعنی فَاتِحَةُ الْكِتَابِ کہا جاتا ہے۔ اس کے اور بھی متعدد نام احادیث سے ثابت ہیں، مثلاً: أُمُّ الْقُرْآنِ ، السَّبْعُ الْمَثَانِيْ، اَلْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ، الشِّفَاءُ، الرُّقْيَةُ (دم) وَغَيْرُهَا مِنَ الأَسْمَاءِ -

اس کا ایک اہم نام " الصَّلٰوۃ " بھی ہے، جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: «قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ» - الحديث (صحيح مسلم - كتاب الصلوٰة) "میں نے صلاۃ (نماز) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے" مراد سورہ فاتحہ ہے جس کا نصف حصہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اس کی رحمت و ربوبیت اور عدل و بادشاہت کے بیان میں ہے اور نصف حصے میں دعا و مناجات ہے جو بندہ اللہ کی بارگاہ میں کرتا ہے۔ اس حدیث میں سورۂ فاتحہ کو "نماز" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں اس کا پڑھنا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ کے ارشادات میں اس کی خوب وضاحت کر دی گئی ہے، فرمایا: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ» (صحيح بخاری وصحيح مسلم) "اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔" اس حدیث میں (مَن) کا لفظ عام ہے جو ہر نمازی کو شامل ہے۔ منفرد ہو یا امام، یا امام کے پیچھے مقتدی۔ سری نماز ہو یا جہری، فرض نماز ہو یا نفل۔ ہر نمازی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔

اس عموم کی مزید تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ نماز فجر میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی ﷺ کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے رہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ پر قراءت بوجھل ہو گئی، نماز ختم ہونے کے بعد جب آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم بھی ساتھ پڑھتے رہے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا «لَا تَفْعَلُوْا إِلاَّ بِأُمِّ الْقُرْآنِ؛ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْبِهَا» - "تم ایسا مت کیا کرو (یعنی ساتھ ساتھ مت پڑھا کرو) البتہ سورۂ فاتحہ ضرور پڑھا کرو، کیونکہ اس کے پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔" (أبوداود، ترمذی، نسائی) اسی طرح حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا «مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَهِيَ خِدَاجٌ - ثَلَاثًا - غَيْرُ تَمَامٍ» "جس نے بغیر فاتحہ کے نماز پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے" تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا: إِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الإِمَامِ (امام کے پیچھے بھی ہم نماز پڑھتے ہیں، اس وقت کیا کریں؟) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ) (امام کے پیچھے تم سورۂ فاتحہ اپنے جی میں پڑھو) صحیح مسلم۔

مذکورہ دونوں حدیثوں سے واضح ہوا کہ قرآن مجید میں جو آتا ہے : ﴿ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا ﴾ (الأعراف۔ ۲۰۴) "جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور خاموش رہو" یا حدیث وَإِذَا قَرَأَ فَأَنصِتُوا (بشرط صحت) "جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو" کا مطلب یہ ہے کہ جہری نمازوں میں مقتدی سورۂ فاتحہ کے علاوہ باقی قراءت خاموشی سے سنیں۔ امام کے ساتھ قرآن نہ پڑھیں۔ یا امام سورۂ فاتحہ کی آیات وقفوں کے ساتھ پڑھے تاکہ مقتدی بھی احادیث صحیحہ کے مطابق سورۂ فاتحہ پڑھ سکیں' یا امام سورۂ فاتحہ کے بعد اتنا سکتہ کرے کہ مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھ لیں۔ اس طرح آیت قرآنی اور احادیث صحیحہ میں الحمدللہ کوئی تعارض نہیں رہتا۔ دونوں پر عمل ہو جاتا ہے۔ جب کہ سورۂ فاتحہ کی ممانعت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خاکم بدہن قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں ٹکراؤ ہے اور دونوں میں سے کسی ایک پر ہی عمل ہو سکتا ہے۔ بیک وقت دونوں پر عمل ممکن نہیں۔ فَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ هَذَا دیکھیے سورۂ أعراف' آیت ۲۰۴ کا حاشیہ (اس مسئلے کی تحقیق کے لیے ملاحظہ ہو کتاب "تحقیق الکلام" از مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری و "توضیح الکلام" مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ' وغیرہ)۔ یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سلف کی اکثریت کا قول یہ ہے کہ اگر مقتدی امام کی قراءت سن رہا ہو تو نہ پڑھے اور اگر نہ سن رہا ہو تو پڑھے (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۳/ ۲۶۵)

(۲) یہ سورت مکی ہے۔ مکی یا مدنی کا مطلب یہ ہے کہ جو سورتیں ہجرت (۱۳ نبوت) سے قبل نازل ہوئیں وہ مکی ہیں' خواہ ان کا نزول مکہ مکرمہ میں ہوا' یا اس کے اطراف و جوانب میں اور مدنی وہ سورتیں ہیں جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں' خواہ مدینہ یا اس کے اطراف میں نازل ہوئیں یا اس سے دور۔ حتیٰ کہ مکہ اور اس کے اطراف ہی میں کیوں نہ نازل ہوئی ہوں۔

(۳) بسم اللہ کی بابت اختلاف ہے کہ آیا یہ ہر سورت کی مستقل آیت ہے' یا ہر سورت کی آیت کا حصہ ہے' یا یہ صرف سورۂ فاتحہ کی ایک آیت ہے یا یہ کسی بھی سورت کی مستقل آیت نہیں ہے' اسے صرف دوسری سورت سے ممتاز کرنے کے لیے ہر سورت کے آغاز میں لکھا جاتا ہے۔ قراء مکہ و کوفہ نے اسے سورۂ فاتحہ سمیت ہر سورت کی آیت قرار دیا ہے' جبکہ قراء مدینہ' بصرہ و شام نے اسے کسی بھی سورت کی آیت تسلیم نہیں کیا ہے' سوائے سورۂ نمل کی آیت ۳۰ کے' کہ اس میں بالاتفاق بسم اللہ اس کا جزو ہے۔ اسی طرح جہری نمازوں میں اس کے اونچی آواز سے پڑھنے میں بھی اختلاف ہے۔ بعض اونچی آواز سے پڑھنے کے قائل ہیں اور بعض سری آواز سے (فتح القدیر) اکثر علما نے سری آواز سے پڑھنے کو راجح قرار دیا ہے۔ تاہم جہری آواز سے بھی پڑھنا جائز ہے۔

(۴) بسم اللہ کے آغاز میں أَقْرَأُ' أَبْدَأُ یا أَتْلُو محذوف ہے یعنی اللہ کے نام سے پڑھتا' یا شروع کرتا یا تلاوت کرتا ہوں۔ ہر اہم کام کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ حکم دیا گیا ہے کہ کھانے' ذبح' وضو اور جماع سے پہلے بسم اللہ پڑھو۔ تاہم قرآن کریم کی تلاوت کے وقت بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے پہلے أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا بھی ضروری ہے ﴿ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾ (النحل۔ ۹۸) "جب تم قرآن کریم پڑھنے لگو تو اللہ کی جناب میں شیطان رجیم سے پناہ مانگو"۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے[1] جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔[2] (۲)

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۳

بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔[3] (۳)

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴

بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔[4] (۴)

---

(۱) الحمد میں ال' استغراق یا اختصاص کے لیے ہے' یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں' یا اس کے لیے خاص ہیں' کیوں کہ تعریف کا اصل مستحق اور سزاوار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ کسی کے اندر کوئی خوبی' حسن یا کمال ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے اس لیے حمد (تعریف) کا مستحق بھی وہی ہے۔ اللّٰہ یہ اللہ کا ذاتی نام ہے' اس کا استعمال کسی اور کے لیے جائز نہیں۔ اَلْحَمْدُ لله یہ کلمہ شکر ہے جس کی بڑی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔ ایک حدیث میں لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ' کو أَفْضَلُ الذِّكرِ اور اَلْحَمْدُ للهِ کو أَفْضَلُ الدُّعَاءِ کہا گیا ہے۔ (ترمذی' نسائی وغیرہ) صحیح مسلم اور نسائی کی روایت میں ہے اَلْحَمْدُ للهِ تَمْلأُ الْمِيْزَانَ "اَلْحَمْدُ للهِ میزان کو بھر دیتا ہے" اسی لیے ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ ہر کھانے پر اور پینے پر بندہ اللہ کی حمد کرے۔ (صحیح مسلم)۔

(۲) رَبّ' اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے' جس کے معنی ہیں ہر چیز کو پیدا کر کے اس کی ضروریات مہیا کرنے اور اس کو تکمیل تک پہنچانے والا۔ اس کا استعمال بغیر اضافت کے کسی اور کے لیے جائز نہیں۔ عَالَمِيْنَ عَالَمٌ (جہان) کی جمع ہے۔ ویسے تو تمام خلائق کے مجموعے کو عالم کہا جاتا ہے' اسی لیے اس کی جمع نہیں لائی جاتی۔ لیکن یہاں اس کی ربوبیت کاملہ کے اظہار کے لیے عالم کی بھی جمع لائی گئی ہے' جس سے مراد مخلوقات کی الگ الگ جنسیں ہیں۔ مثلاً عالم جن' عالم انس' عالم ملائکہ اور عالم وحوش و طیور وغیرہ۔ ان تمام مخلوقات کی ضرورتیں ایک دوسرے سے قطعاً مختلف ہیں' لیکن رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سب کی ضروریات' ان کے احوال و ظروف اور طبائع و اجسام کے مطابق مہیا فرماتا ہے۔

(۳) رَحْمٰن بروزن فَعْلَان اور رَحِيْمٌ بروزن فَعِيْلٌ ہے۔ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں' جن میں کثرت اور دوام کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے اور اس کی یہ صفت دیگر صفات کی طرح دائمی ہے۔ بعض علما کہتے ہیں: رحمٰن میں رحیم کی نسبت زیادہ مبالغہ ہے' اسی لیے رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ کہا جاتا ہے۔ دنیا میں اس کی رحمت عام ہے جس سے بلا تخصیص کافر و مومن سب فیض یاب ہو رہے ہیں اور آخرت میں وہ صرف رحیم ہو گا' یعنی اس کی رحمت صرف مومنین کے لیے خاص ہو گی۔ اللّٰهُمَّ! اجْعَلْنَا مِنْهُمْ (آمین)

(۴) دنیا میں بھی اگرچہ مکافات عمل کا سلسلہ ایک حد تک جاری رہتا ہے' تاہم اس کا مکمل ظہور آخرت میں ہو گا اور اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے اچھے یا برے اعمال کے مطابق مکمل جزا اور سزا دے گا۔ اسی طرح دنیا میں عارضی طور پر اور بھی کئی لوگوں کے پاس تحت الاسباب اختیارات ہوتے ہیں' لیکن آخرت میں تمام اختیارات کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس روز فرمائے گا: لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ (آج کس کی بادشاہی ہے؟) پھر وہی جواب دے گا: لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔[1] (۵)

---

(صرف ایک غالب اللہ کے لیے) ﴿ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ﴾ (الانفطار) ”اس دن کوئی ہستی کسی کے لیے اختیار نہیں رکھے گی‘ سارا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہو گا۔“ یہ ہو گا جزا کا دن۔

(۱) عبادت کے معنی ہیں کسی کی رضا کے لیے انتہائی تذلل و عاجزی اور کمال خشوع کا اظہار اور بقول ابن کثیر ”شریعت میں کمال محبت‘ خضوع اور خوف کے مجموعے کا نام ہے“ یعنی جس ذات کے ساتھ محبت بھی ہو‘ اس کی مافوق الاسباب طاقت کے سامنے عاجزی و بے بسی کا اظہار بھی ہو اور اسباب و مافوق الاسباب ذرائع سے اس کی گرفت کا خوف بھی ہو۔ سیدھی عبارت ( نَعْبُدُكَ وَنَسْتَعِيْنُكَ ) (ہم تیری عبادت کرتے اور تجھ سے مدد چاہتے ہیں) ہوتی‘ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہاں مفعول کو فعل پر مقدم کر کے ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ فرمایا‘ جس سے مقصد اختصاص پیدا کرنا ہے‘ یعنی ”ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں“ نہ عبادت اللہ کے سوا کسی اور کی جائز ہے اور نہ استعانت ہی کسی اور سے جائز ہے۔ ان الفاظ سے شرک کا سدباب کر دیا گیا ہے‘ لیکن جن کے دلوں میں شرک کا روگ راہ پا گیا ہے‘ وہ مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب استعانت میں فرق کو نظرانداز کر کے عوام کو مغالطے میں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو ہم بیمار ہو جاتے ہیں تو ڈاکٹر سے مدد حاصل کرتے ہیں‘ بیوی سے مدد چاہتے ہیں‘ ڈرائیور اور دیگر انسانوں سے مدد کے طالب ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ یہ باور کراتے ہیں کہ اللہ کے سوا اوروں سے مدد مانگنا بھی جائز ہے۔ حالانکہ اسباب کے ماتحت ایک دوسرے سے مدد چاہنا اور مدد کرنا یہ شرک نہیں ہے‘ یہ تو اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا نظام ہے‘ جس میں سارے کام ظاہری اسباب کے مطابق ہی ہوتے ہیں‘ حتیٰ کہ انبیا بھی انسانوں کی مدد حاصل کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ﴿ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ﴾ (الصف) ”اللہ کے دین کے لیے کون میرا مددگار ہے؟“ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو فرمایا: ﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ﴾ (المائدۃ - ۲) ”نیکی اور تقویٰ کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو ظاہر بات ہے کہ یہ تعاون ممنوع ہے‘ نہ شرک‘ بلکہ مطلوب و محمود ہے۔ اس کا اصطلاحی شرک سے کیا تعلق؟ شرک تو یہ ہے کہ ایسے شخص سے مدد طلب کی جائے جو ظاہری اسباب کے لحاظ سے مدد نہ کر سکتا ہو‘ جیسے کسی فوت شدہ شخص کو مدد کے لیے پکارنا‘ اس کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا‘ اس کو نافع و ضار باور کرنا اور دور و نزدیک سے ہر ایک کی فریاد سننے کی صلاحیت سے بہرہ ور تسلیم کرنا۔ اس کا نام ہے مافوق الاسباب طریقے سے مدد طلب کرنا‘ اور اسے خدائی صفات سے متصف ماننا۔ اسی کا نام شرک ہے‘ جو بدقسمتی سے محبت اولیاء کے نام پر مسلمان ملکوں میں عام ہے۔ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُ.

**توحید کی تین قسمیں:** اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ توحید کی تین اہم قسمیں بھی مختصراً بیان کر دی جائیں۔ یہ قسمیں ہیں۔ توحید ربوبیت‘ توحید الوہیت اور توحید صفات۔

۱۔ توحید ربوبیت کا مطلب ہے کہ اس کائنات کا خالق‘ مالک‘ رازق اور مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس توحید کو ملاحدہ